رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۲۱)

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین
(۲) ہندوستان سے باہر
(۳) لوکل خریدارون سے
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار
(۵) خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئے
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف
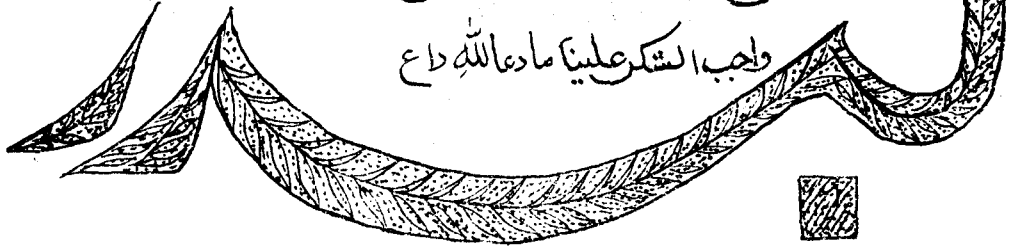
نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان - ۸ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچون نمازین باجماعت اداکین سیر آج ملتوی رہی قبل از عشا مجلس مین کوئی ذکر قابل بلاغ ناظرین نہین ۔

مہندی اور وسمہ مہندی اور وسمہ کی نسبت ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہین کہ وسمہ نہ لگانا چاہئے ۔ یا مہندی لگائی جاوے یا وسمہ اور مہندی ملاکر

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اداکین سیر آج بھی ملتوی رہی ۔

قبل از عشا

زندگی اور دولت ایک شخص کی نئی ایجاد پر ذکر آیا کہ اس کی ایجاد بہت مقبول ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے وہ لاکھہ ہا روپیہ اب کماوے گا فرمایا کہ دنیا چندروزہ ہے لوگ سمجھتے ہین کہ دولت آوے گی اور ان کی نظر یہان تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اگر زندگی نہ ہوئی تو کیا فائدہ لوگون کا دستور ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر نہین ڈالتے +

ہمارے امریکن احمدی کے کچھہ سوانح مسٹر اندرسن جن کا ذکر خیر اور اس جماعت مین شمولیت پر ہم البدر صفحہ ۱۱۲ مین لکھہ چکے ہین ان کا ایک خط ہمارے مکرم اور معظم دوست مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آیا تہا وہ انہون نے حضرت اقدس کو سنایا جس کا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین مفتی صاحب کی خط وکتابت کے عنوان مین بسم اللہ کا ترجمہ لکھا ہوا دیکھکر اب ہمارے امریکن دوست نے بھی بسم اللہ لکھنی شروع کردی ۔

نیو یارک ۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

خدا کے نام سے شروع جو کہ بہت مہربان ہے

مجھے آپ کا ۲۸ تاریخ کا خط ملا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک میرا پہلا جواب آپ تک پہنچا ہوگا جو استفسار آپ نے کئے ہین مین حتی الوسع انکے جوابات دیتا ہون ۔

مین علاقہ روس کی ایک سرزمین نامی فنلنڈ مین پیدا ہوا تہا لیکن میرے آبا واجداد روس کی جنوب مشرق کی طرف سے آئے ہوئے تھے اور وہ بویر جماعت سے تعلق رکھتے تھے بویر لفظ کے وہی معنے ہین جو کہ تاتاری زبان مین بہادر لفظ کے معنے ہین اور ممکن ہے کہ ان کی رگون مین تاتاری یا اسلامی خون کا کچھہ حصہ بھی ہو ہمارے خاندان کا ایک حصہ جو کہ روس کے شمال اور فنلنڈ مین رہتا ہے وہ روسی گرجہ اور لوتھر کے گرجہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہی مذہب کثرت سے فنلنڈ مین رائج ہین +

اور مین کب سے مسلمان ہون اس کا جواب یہ ہے کہ میرے پیارے دوست مسٹر محمد ویب صاحب نو مسلمون کے رجسٹر مین مقام قسطنطنیہ پر میرا نام نومبر ۱۹۰۱ء مین درج کیا تہا لیکن اس سے تین سال پیشتر ہی میرا خیال تہا کہ مین بعض اہل اسلام سے خواہ قسطنطنیہ مین خواہ کاذلق مین خواہ روس مین اپنے سچے دین اسلام کی قبولیت کے اظہار کی خط وکتابت کرون گا اور بڑی راستی سے کہہ سکتا ہون کہ دراصل گذشتہ سات اٹھہ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے مین مسلمان ہون میری عمر نومبر ۱۹۰۳ء مین ۳۳ سال کی ہوگی اور میرا پیشہ ایک کمیسٹ (یعنی دوائی گر) کا ہے اگرچہ مین مرکب ادویہ کو مفردات مین لانے کا کام کرتا ہون مگر مفردات کو مرکب بنانے کی بھی مجکو مشق ہے ۔

زبان دانی کے لحاظ سے مین انگریزی فرانسیسی سویڈش ۔ ڈینش ۔ جرمن ۔ روسی اور نوسوجیین زبان سے بخوبی واقف ہون اور تاتار کی زبان سے بھی کچھہ واقفیت رکھتا ہون ۔ لیکن ابھی تک مین نے عربی زبان کا مطالعہ بالکل نہین کیا ہے ۔ ان دنون مین مین بیمار رہا ہون اور ڈاکٹر نے مجھے زیادہ نوشت وخواند سے منع کیا ہے لیکن جونہی کہ میری صحت ترقی پکڑتی ہے مین ضرور عربی پڑہون گا اور پھر قرآن کی تلاوت بھی عربی ہی مین کیا کرون گا اب میرے پاس قرآن کے انگریزی تراجم ہین جنکو مین مطالعہ کیا کرتا ہون ۔

میری تعلیم کا یہ حال ہے کہ مین مقام سویڈن مین ۷ سال کی عمر مین مدرسہ جاتا تہا اور یہان میرے والدین نقل مکانی کرکے آگئے تھے اور مین نے کینیڈا کے ایک کالج مین ۱۷ سال کی عمر مین تعلیم پائی ہے اور خود نیو یارک کے

کالج میں بھی کچھ عرصہ جاتا رہا ہوں ۲۰ سال سے مجکو امریکہ میں رہنے کا اتفاق ہے اور باقی ۷ سال میرے سویڈن ڈنمارک اور فنلنڈ وغیرہ ممالک میں گذرے ہیں *

میرے نام کی نسبت جو آپ کی بڑی آرزو ہے کہ میں کوئی اسلامی نام اختیار کروں شاید اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اپنے نام کے ماقبل ایک حصہ نام کا ایزاد کروں سو واضح ہو کہ میں دو حصہ اپنے نام کے ساتھ (احمد حسن) نام کا ایزاد کرتا ہوں لیکن تاہم اس امر کا خیال رہے کہ خط وکتابت میں نام کو بہت طول دیکر نہ لکھا جاوے کیونکہ امریکہ میں اس کو پسند نہیں کرتے اور اس لئے مناسب امر ہوگا کہ آئندہ آپ حسن ایف ایل اندرسن کے نام سے مجھے مخاطب کیا کریں -

اب میں خط کو ختم کرتا ہوں اور بڑی آرزو ہے کہ آپکی صحت کامل اور ترقی درجات ہو اور مجھے دوسرے اور نئے دلچسپ حالات سے اطلاع دیویں *

۳۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشا کی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک ہوسکے باقی کل نمازیں آپنے با جماعت ادا کیں *

سیر

الہام — فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں "فیہ خیر و برکۃ" اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا - اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے *

حج پر اعتراض اور جواب — مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ حضرت مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے فرمایا کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا نے اول رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کردیوے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی وہ خدا کی ہدایت اور راہ نمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہیں اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الہی ارادہ سے کرتے ہیں اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہریں گے اور من استطاع الیہ سبیلا کے بارے میں کتاب حجج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں ماموروں کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہے آنحضرت ۱۳ سال مکہ میں رہے آپنے کتنی دفعہ حج کئے تھے ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا *

سوال - کیا قرآن میں کوئی صریح آیت مسیح بے پدر کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے -

جواب - فرمایا کہ یحیی اور عیسی علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے یحیی علیہ السلام کی پیدائش خوارق طریق سے ہے ویسے ہی مسیح کی بھی ہے پھر یحیی علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کرکے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے - یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنے حالت سے اعلی حالت کی طرف ترقی کی ہے یعنی جسقدر معجز نمائی کی قوت یحیی کی پیدائش میں ہے اس سے بڑھکر مسیح کی پیدائش میں ہے * اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو یحیی کی پیدائش کا ذکر کر کے کیوں ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا اس سے کیا فائدہ تھا یہ اسی لئے کیا کہ تاویل کی گنجائش نہ رہے ان دونوں بیانوں کا ایکجا ذکر ہونا اعجازی امر کو ثابت کرتے ہیں اگر یہ نہیں ہے تو گویا قرآن تنزل پر آتا ہے جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے -

پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ اگر مسیح بنا باپ کے نہ تھا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا جسکا یہ جواب دیا گیا تواریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لئے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپکا باپ کوئی نہ تھا اس پر خدا نے یہود کو جوابدیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی یہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہیں ان سے جواب کو دیکھنا چاہئے اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے تو اول قانون قدرت کی حد بست دکھلاوے

یکم مئی ۱۹۰۳ء

فجر - جمعہ - اور عصر کی نمازوں میں حضرت اقدس شامل نہ ہو سکے - جمعہ کیوقت آپنے وضو بھی کیا اور طیار تھے کہ مسجد اقصی میں تشریف لاویں کہ یکایک چکر آگیا اور آپ سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا اس وجہ سے شامل جمعہ نہ ہوسکے مغرب اور عشا کی نمازوں میں آپ بفضل خدا شریک ہوئے -

قبل از عشا

رویا — فرمایا کہ میں نے ایک منذر رویا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی - دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کرین گے وہ بالوں ہی میں رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا - اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے

مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ہوگا — ایک صاحب نے پنجابی نظم پڑھی اس کو سنکر فرمایا کہ آنحضرت نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود میری قبر میں ہوگا اس سے یہ سر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے محسوس کیا ہے کہ دوئی اور دوئی کو وہ بالکل محسوس نہ کرے گا کیونکہ کسی دوسرے نبی کے آنے سے تو دوئی ثابت ہوگی اس لئے اس میں اشارہ ہے کہ میں خود ہی آؤں گا جیسے موت میں وہ ساتھ ہے ویسے ہی حیات میں بھی ہوگا میں نے ایک دفعہ اس کی مثال کہیں لکھی بھی ہے کہ اگر میاں بیوی ایک مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک بڑا آئینہ سامنے ہو جس میں دونوں کا عکس پڑتا ہو - تو کیا میاں اوس اپنے عکس کو غیر خیال کر کے اس امر پر غیرت کھائے گا کہ اس کی بیوی کا عکس غیر کے ساتھ ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ جانے گا کہ یہ تو میں ہی ہوں پس بروز میں اسی طرح کوئی غیریت نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی دوسرا نبی آوے تو اس میں غیریت ہوگی اور آنحضرت کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپکی کرسی پر دوسرا بیٹھے - اللہ تعالی آپ کی تعریف کرے اور آپکا درجہ بلند کرکے آپکو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بناوے اور آخر میں اگر یہ دکھ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بٹھلا دیوے (یہ کبھی نہیں ہوسکتا - غیرۃ انسان سے کبھی جدا نہیں ہوا کرتی آنحضرت صلعم کے سامنے جب حضرت عمر رض نے ایک توریت کا ورق پڑھا اور کہا کہ اس میں کچھ عمدہ باتیں ہیں تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اسپر حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ اے عمر تیری ماں مرے کیا تو رسول اللہ صلعم کے چہرہ کو نہیں دیکھتا - جب توریت کے ایک ورق پڑھے جانے پر آپ کے چہرہ کا یہ حال ہوا تو جب اسرائیلی مسیح آپ کی کرسی پر آکر بیٹھ جاوینگے تو کیا حال ہوگا *

ہوشعنا — براہین میں یہ ایک الہام حضرت اقدس کا درج ہے یہ ایک ایرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں "نجات دے" فرمایا کہ **یا مسیح الخلق عدوانا** کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے *

قوم میں کونسی روح ہو تو قوم قوم بنتی ہے — فرمایا کہ ایک مامور کی اطاعت اسطرح ہونی چاہیئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز اور

انکساری اور خوش مدور آمد کیون نکرے۔ مگر بس حکم پر ان باتون مین دوسرے کیکو بھی ترجیح نہ دینی چاہیئے اور آپ بھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہیئے سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہیئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگون مین واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے صحابہ کرام کی زندگی مین ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملیگا کہ اگر کسیکو ایکدفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہو تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیون نہ لگایا مگر اس نے سوا اس اشارہ کے اور کسیکی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے

ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہیئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو

---

۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

مہر — مہر کے متعلق ایک نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہیئے۔

فرمایا کہ تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا - اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث مین کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگون کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک مین یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو مین رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والون کی نیت لینے کی ہوتی ہے اور نہ خاوند کے دینے کی -

میرا مذہب ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اسکی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہان رضا و رغبت سے وہ اسیقدر مہر پر آمادہ تھا جسقدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر شدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھکر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون

عبرت — مولوی محمد حسین بٹالوی کے ریویو پر جو کہ براہین پر لکھا ہے ذکر چلا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمین اس کی حالت پر تعجب ہے کہ جس وقت ایک درخت کا ابھی تخم ہی زمین مین ڈالا گیا ہے اور کسی طرح کا نشو ونما اس نے نہیں پایا نہ پتا نکلا ہے نہ پھل لگا ہے نہ کوئی پھول اس نے دیا ہے تو اس معدومی کی حالت مین تو اس کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ اس کی نظیر ۱۳ سو سال مین کہین نہین ملتی اور اب جب وہ درخت پھلا اور پھولا اور نشو ونما پایا تو اس کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے:

ابتدا مین ہمارے دعوے کی مثال رات کی تھی اس وقت تو مثبر کی طرح اسے قبول اور پسند نہ کیا اور اب جب دن چڑھا اور سورج کی طرح وہ چمکا تو آنکھ بند کرلی +

جن ایام مین شناخت کے آثار نہ تھے تو ذاتی نقصان اپنا یہ کیا کہ نور کو کھو بیٹھے اور جس وقت یہ امر مخفی اور مستور تھا تو بڑھ کر لکھے اور رائے ظاہر کی - اب یہ وقت آیا تھا کہ وہ اپنے ریویو پر فخر کرتا کہ دیکھو جو باتین مین نے اول کہی تھین وہ آج پوری ہورہی ہین اور میری اس فراست کے شواہد پیدا ہوگئے ہین مگر نہیں کیا اب وہ اپنی فراست کے خود ہی دشمن ہوگئے ہم نہ کوئی بات نئی کی ہے جس حکم کے وہ لوگ منتظر ہین پہلا ہم پوچھتے ہین کیا اس نے اگر ہر ایک رطب و یابس کو قبول کرلینا ہے اور وہ وحی کی پیروی کریگا یا کہ ان مختلف مولویون کی اگر اس نے اگر انہی کی ساری باتین قبول کرلینی ہین تو پھر اس کا وجود بیہودہ ہے۔

قبل از عشا

رویا والہام — فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ مین بیمار دن کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہین کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

ہدایت کون پاتا ہے — فرمایا کہ جو شخص محض عقدہ کر طلب حق چاہتا ہے تو خدا اُسے راہ حق دکھاتا ہے اور جس مین نفسانی اغراض اور نفس کی ہی طلب ہوتی ہے تو اسے راہ نہین ملاکرتی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - غریب سے غریب بنکر خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہیئے اغراض نفسانی ترک کرنی ہین وہ قلب پر حجاب لاتے ہین اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے یہ ٹھوکر کا باعث ہوتے ہین ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے توحید خالص پہ قدم مارے سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب مین فرق آتا دیکھیگا تو اسی وقت تنگ ہو جاویگا - کیا صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت مین ترقی ہو

ہماری بیعت تو صرف توبہ کی ہے اور ان کی بیعت سر کٹانے کی بیعت ہوتی تھی جب وہ اپنی جان دینے کو بیعت کرتے تھے تو خود ہی دیکھ لو کہ پھر ان کو دنیا وغیرہ کی کس قدر امید ہوگی جس نے مرنے کا ارادہ کرلیا باقی اس نے کیا رکھا ہان یہ خدا کا فضل ہے کہ جس نے خدا کے واسطے سب کچھ چھوڑ کر کمبل اوڑھا پھر اس کو سب سے اول ملے جو دیدیا ابوبکر رضہ کا اس مین کوئی منشا نہ تھا کہ ضرور یہ سب کچھ ملے مگر خدا کا خود منشا تھا کہ خود سب کچھ ان کو دیا جاتا اور ابوبکر رضہ نے دیا ہی کیا تھا زیادہ سے زیادہ سو روپیہ یا کچھ زیادہ ہوگا مگر ہان جسقدر تھا سب کا سب دیدیا تھا خدا کی ذات رحیم کریم ہے وہ کسیکا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا اُن لوگون کے بھی کیا اخلاص تھے جن کی بیعت سے یہ غرض مطلق نہ تھی کہ دنیا بھی ملے اور ایک طرف حواریون کی حالت کو دیکھو کہ انجیل کیا گواہی دے رہی ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ انسان یون ہی اپنے نقصان کرتا ہے اور مایوسیون اور حسرتون مین رہتا ہے ورنہ اگر وہ اپنے مخفی اغراض سے الگ ہو جاوے تو خدا اسے ضعیف اور محتاج دیکھکر سب کچھ دیدیتا ہے جس کی اسے احتیاج ہوتی ہے دنیا کا حظ فانی ہے مگر جو لوگ اُسے خدا کے واسطے چھوڑ دیتے ہین تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ زمین مین اُسے قبولیت دیجاتی ہے قبولیت سے مراد وقت دنیا ہی کی ہے - زمینی گورنمنٹون کے لئے جو ذرا سا کچھ کرتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گوائے کیا اُسے اجر نہ ملے گا جو کچھ اس کی خاطر کھویا جاتا ہے وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھ اسے دیدیتا ہے لیکن ذمہ نہین رکھتا مگر ان باتون پر ایمان لانے والے تھوڑے ہین - لوگ اسباب پر گرتے ہین ایمان نہین ہوتا اسی لئے دکھ اٹھاتے ہین ٹھوکرین کھاتے ہین انبیا اور اولیا جس قدر گذرے ہین اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی اور دنیا کے کامون مین پڑتے تو ذلیل ہوتے مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا تو ان کی عزت اس قدر ہوئی دنیا مین جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے وہ سب کچھ اس کو دین ہی سے ملسکتے ہین دیکھو جو کمین جو جون نیچے ہین ان کی نسبت میل اپنی غذا مین زیادہ لذت محسوس کرتا ہے پھر میل کی نسبت انسان جو کچھ غذا کھاتا ہے اس مین زیادہ لذت پاتا ہے کیونکہ اس مین قوت لذات کے احساس کرنے کی زیادہ ہے پس جو انسان خواص انسان ہین وہ اسیطرح ان لذات مین زیادہ لذت پاتے ہین اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیوی تمام لذات مین خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اسپر کیا عمدہ صادق آتا ہے جے تو میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

آریہ سماج چھیننا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۵ مئی لغایت ...

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اپنے مین سے ایک سکھ صاحب کو اپنا بادشاہ بنالیا اب پرجہ نے اتفاق کر کے ان کی تختی بھی چھوڑ دی ہے سرکار انگریزی کو اپنا بادشاہ قائم کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہی عام ارواح جمع ہو جاوین اور اتفاق کر لیوین تو خدا کی خدائی کو جواب دے سکتے ہین اپنے مین سے ایک اور خدا بنا لیوین تو ممکن ہے ہو یہ جو کہا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا مین شرارت اور ہلاکت کی قوۃ نہین ویسا ہی پیدا کرنے کی طاقت نہین پنڈت صاحب کو اس مین دہوکا لگا ہے یا دیدہ دانستہ پبلک کو دہوکا دیتے ہین۔ شرارت اور ہلاکت کوئی طاقت و شکتیان نہین یہ اوصاف ہین۔ خدا ان سے پاک اور منزہ ہے کیا پیدا کرنا بھی کوئی وصف ہے یہ ایک خوبی اور شکتی کا کام ہے

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب فرماتے ہین کہ آریون نے جیو و پرمانو ون کو قدیم وانادی سمجھا ہے اس خیال سے جیو و پرمانو تو یعنی روح اور مادہ خدا کے شریک ہو گئے ہین ہمارا ایسا خیال ہرگز نہین خدا کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہین مانتے ہان یہ ٹھیک ہے کہ روح اور ذرات جسم ازلی و ابدی ہین اور خدا کی ذات ایک جوہر لطیف ہے جو نظر نہین آتا ویسا ہی روح بھی جوہر لطیف ہے اگر ایسا مانا جاوے کہ ہر دو کی موجودگی مین شرک لازم آجاتا ہے تو اس وقت دیکھو ہماری ہستی بھی موجود ہے اور خدا بھی موجود ہے تو پھر اس حالت مین بھی شرک لازم آگیا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طاقت و شکتی سے روح پرمانو کو اپنا مقبوضہ بنا کر اس سرشٹی کو رچ دیا ہے اگر اس طرح نہ مانا جاوے یعنی ایک وقت تھا اور جیو پرمانو نہ تھے تو کس طرح خالق ہو سکتا ہے اور کس طرح رازق و رحمان و رحیم ہو سکتا ہے جب تک جیو پرمانو کو ازلی و ابدی نہ سمجھا جائے تو یہ سلسلہ نہین چل سکتا اور نہ خدا کو رازق و مالک مانا جاتا ہے کیونکہ جب مرزوق نہین تو رازق کس طرح اور مملوک نہین تو مالک کس طرح اور یہ جو کہا گیا ہے کہ شرارت ایک بدوصف ہے خدا تعالیٰ مین نہین ہے قرآن مین تو صاف لکھا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے جیسے یہ آیت مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور اسرع المکر بھی لکھا ہے یعنی مکر کیا لوگون نے اور اللہ نے بھی مکر کیا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا اور جلدی مکر کرنیوالا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا مکر کرتا ہے اور دہوکے باز ہے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا کی ذات بھی جوہر لطیف ہے اور روح بھی ایک جوہر لطیف ہے پس یہ ایک اور وجہ پنڈت صاحب نے بتلادی ہے کہ جیو اپنی لطافت کے لحاظ سے بھی خدا کے شریک ہین عرف مین جو دو شخص اپنی ذات و صفات مین ایک ہو وین ان کو ہی باہم شریک کہا جاتا ہے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اس وقت ہماری ہستی موجود اور خدا بھی موجود تو اس صورت مین ہم شریک ہو سکتے ہین پنڈت صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا ہمارا خالق اور ہم اس کے مخلوق یعنے وہ ہمارا بنانیوالا اور ہم اس کے بنے ہوئے ہین صریح فرق ہے کیا خالق اور مخلوق کی بھی شراکت ہو سکتی ہے۔ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اگر مان لیا جاوے کہ روح و پرمانو نہ تھے تو خدا کس طرح رازق مالک رحمان وغیرہ تھا اس مین گذارش ہے کہ پنڈت صاحب کا یہ خیال ہے کہ خدا سوائے مخلوق انسان کے اور کچھ مخلوق نہین بنا سکتا کیا خدا کی اتنی خدائی ہے جو پنڈت صاحب کے عقل مین آجائے بلکہ خدا ہمیشہ سے خالق و مالک رحمان رحیم وغیرہ چلا آتا ہے یہ ضروری نہین ہے کہ اس کی ماہیت اور کیفیت انسان کے علم اور عقل مین آجائے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ جیو و پرمانو کو قبضہ مین لا کر خلقت کو بنا دیا پس ہم یہی تو پوچھتے ہین کہ خدا کے کون سے حقوق تھے جس سے جیو پرمانو کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے اور نہ ان کو پیدا کر سکا اور نہ ان کو توے دے سکا اور کس حقوق سے جیو و پرمانون کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے . . . .

. . . . بلکہ قبضہ جابرانہ معلوم ہوتا ہے اور یہ جو آیت قرآن شریف کی پیش کی ہے اس کے معنے مکر کئے ہین یہ غلط ہے مکر ایک عربی لفظ ہے اور پنجابی مین اس کو مکر ہی استعمال کیا ہے اس کے معنے تدبیر کے ہین پنڈت صاحب نے سابق ازین لفظ مکر پر اعتراض کیا تھا اس کا مفصل جواب معہ حوالہ کتاب کہ مکر کے معنے تدبیر ہے لکھا تھا اس کا جواب آج تک نہین دیا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب پوچھتے ہین کہ وہ کون حقوق ہین جن سے جیو پرمانو کو خدا اپنے قبضے مین لایا اور معبود بنا بجز اس کے اور ہم کیا بتلا سکتے ہین کہ وہ ہمارا مالک اور ہم اس کے مملوک ہین۔ دوم یہ کہ ہم کو آنند پہنچتا ہے جس کو یہ بہشت کہتے ہین اسی کو ہم آنند کہتے ہین یہ تھوڑا ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ مکر کے معنے تدبیر ہین ہم نے مفصل لکھا اس کا جواب نہین دیا ہان مجھے یاد آگیا ہے بیشک انہون نے ایک خط بڑا طومار لکھا تھا اور اس مین بہت باتین خلاف تہذیب تھین اس لئے مین نے اس کا جواب نہ لکھا بلکہ اس خط کو چاک کر دیا اب مین مکر کے معنے قرآن شریف سے بتلاتا ہون یہ دیکھو قرآن شریف مسلمانون کے مطبع مین چھپا ہوا ہے اور مسلمان مولویون کا ترجمہ کیا ہوا ہے نہ کسی عیسائی وغیرہ کا ہے دیکھو یہ ہے جو مین پڑھ کر سناتا ہون اور مولوی صاحب خود پڑھ لین اور دیکھ لین وہ یہ ہے کہ مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (ترجمہ) فریب کیا ان لوگون نے فریب کیا اللہ نے اللہ بہتر ہے فریب کرنیوالا۔ دیکھیے مین نے یہ لفظی ترجمہ جو چھپا لکھا ہوا ہے وہ پڑھا ہے مین نے اس مین کوئی بناوٹ نہین کی جس کا جی چاہے دیکھ لے یہ قرآن شریف ہمارے پاس ہے یہ جو ہے کہ مکر کے معنے کسی تدبیر کے ہو سکتے ہین جب ترجمے مین صریح لفظ فریب لکھا ہے +

(باقی آئندہ)

ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کا کیا اثر انسان کے ایمان اور روح پر پڑتا ہے

ساحران فرعون احمق نہ تھے اکثر چالاک اور ہوشیار ہی تھے تو سحر کرتے تھے ان کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر بلایا گیا تھا اس وقت بھی ان کا ایک ایمان تھا اور وہ اپنے افعال اور جان کی قدر شناخت کرتے تھے۔ تب ہی تو فرعون سے سوال کیا کہ ان لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین کہ اگر ہم غالب ہو جاوین گے تو ہم کو اجر ملیگا ان کو علم تھا کہ بادشاہ نے بلایا ہے اور وہ مقابلہ کروانا چاہتا ہے اور بادشاہون کا دستور ہوتا ہے کہ جب ان کے حکم کی اطاعت کی جاوے تو مزدور انعام و اکرام دیا کرتے ہین اور پھر یہ تو مذہبی مقابلہ تھا مگر باوجود اس علم اور ایمان کے جان کو بادشاہ کے بابت مین تھا پھر بھی کس قدر کم حوصلگی ہے کہ وہ مزدوری کا سوال کرتے ہین ان کنا نحن الغالبین بھی ایک شکی فقرہ ہے جو کہ ان کے منہ سے نکلا اس کا جواب فرعون نے دیا کہ تم میرے مقربون سے ہو جاؤ گے یہ بھی ایک وقت ساحران پر تھا جس کا ذکر ہوا اب دیکھو ایک دوسرا وقت بھی انہی پر آتا ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہین امنا برب العالمین رب موسیٰ و ہارون۔ ایک مامور من اللہ یعنی موسیٰؑ کے رب پر جب وہ ایمان لائے تو ان کو دہمکی دیجاتی ہے اور جان کا خوف دلایا جاتا ہے کہ فلاقطعن ایدیکم و ارجلکم من خلاف و لاصلبنکم اجمعین کہ تمہارے ہاتھ اور پاؤن اس خلاف ورزی کے باعث کاٹ کر تم سب کو سولی دی جاوے گی اب دیکھو

البدر

رجسٹر بیعت کی تائید مین بہت سے مشورے آئے ہین مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے بتجویز تحریر فرماتے ہین کہ ہر ایک خریدار البدر کم از کم دو دو خریدار ماہ جون کے آخر تک بہم پہنچا دے جو ششگی قیمت ادا کرین اس کے بعد البدر کی قیمت عہ کی بجائے عہ ہوا اور رجسٹر بیعت الگ بطور ضمیمہ مفت خریدارون کو دیا جاوے اس کی تائید مین

ایک خریدار بنیا البدر کو پیشگی قیمت دالا دیتے ہین

مین نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ محصول ڈاک الگ کر کے اگر فی صفحہ قیمت البدر دیکھی جاوے تو ۳ پائی پڑتی ہے اس لئے اگر رجسٹر بیعت البدر کے دو صفحہ یا کتابی ۴ صفحہ پر شائع ہو تو اس کی قیمت ۶ سال ہونی چاہئے لہذا مجوزہ صورتین البدر کو سراسر نقصان ہے میری رائے مین چونکہ رجسٹر کی طیاری ایک خاص انتظام اور ایک محنتی منشی کی مصروفیت چاہتی ہے اس لئے اس کے اخراجات ابھی مزور زائد ہوئے چاہئے لیکن چونکہ عنقریب ایک ماہوار رسالہ کا اشتہار دفتر البدر سے شائع ہونیوالا ہے جس کے مضامین کی ترتیب دیکھکر انشاءاللہ ہماری احباب کی ایک بڑی ارزو پوری ہوگی اور جو آئندہ دین پر ایک بڑا احسان احمدی قوم کا ہوگا اسلئے میری تجویز ہے کہ رجسٹر بیعت کو اس کا جزو قرار دیا جاوے اور خریداران البدر پر کسی قسم کی زیادتی قیمت کا بوجہ ہرگز نہ ڈالا جاوے بلکہ کوشش کی جاوے کہ اس کی مستقل اشاعت ایک ہزار سے زیادہ کر کے نا قیمت مین تخفیف کی

استہارات — تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض نمبر البدر کے جب کہین سے واپس شدہ آتے ہین تو ان کا ٹائیٹل پیج بہت میلا ہوا ہوتا ہے اور شکن کے مقام پر اکثر پھٹا ہوا اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت کے وہ تاجر اصحاب جو کہ اشتہاری تجارت بھی کرتے ہین اپنے اپنے اشتہار کی البدر کیساتھ مستقل اشاعت رکھین تو اس صورت مین ایک خوشنما رنگدار پتلے کاغذ کے چار صفحہ البدر کے ساتھ ایزاد کر دیے جاوین اس ایزادی اخراجات کو اشتہارون سے وضع کیا جاوے اس صورت مین اشتہارون کی اجرت بہت تھوڑی ہوگی مگر تین صفحہ کامل کے اشتہار جمع ہونے چاہئے ÷

خریدار ۱۶۰ — داتہ — حقیقۃ نزول مسیح پنجابی ابھی زیر طبع ہے اور محصول ڈاک ہر حال مین خریدار کو ہی دینا پڑیگا کتابون کو مفت حاصل کرنیکی درخواست دفتر اخبار البدر مین نہ آنی چاہئے۔ بلکہ مفصل جوابات مفت طلبی کے مولوی عبدالکریم صاحب کو لکھنے چاہئین

قادیان کے لنگرخانہ کا لانگری اور کل سٹاف بفضل خدا صحیح وسالم تندرست ہے اور قادیان مین ابھی تک بفضل خدا طاعون سے ہر طرح کا امن ہے ہان اسکے اردگرد گاؤن مین اکثر واردتین ہوتی رہتی ہین اور وہ دیہات قریب قریب تباہ ہو گئے ہین +

خریدار نمبر ۱۶۱ — بیرا نلہ (۱) آنحضرت صلعم کی ذات پاک واقعی مین دافع الوبا والبلا ہے درود شریف ایک دعا ہے جسطرح چاہو اُسے پڑھو ہان منتر کا نقوذا آمین کوئی نہ ملاؤ (۲) بی بی اور خاوند ملکر باجماعت نماز پڑھ سکتے ہین اور دوسری محرم عورتین بھی شامل ہو سکتی ہین (۳) ماہ رمضان مین بی بی خاوند دن کو ایک بستر پر لیٹ سکتے ہین مگر ہمبستری منع ہے بلکہ ماہ رمضان مین بی بی کا بوسہ لینا بھی ثابت ہے (۴) عشورہ کی دسوین تاریخ کو خیرات کی تعیین کرنی یہ بدعت ہے۔ صدقہ خیرات ہر ایک وقت ہو سکتا ہے (۵) برگ باتھو سے مراد باتھو یا بہتوی کے ساگ کے پتے ہین +

خریدار ۶۲ — کھوکھیاٹ — منارۃ المسیح کی بنیاد کی گہرائی ۱۹ فیٹ اور طول وعرض ۲۶ فیٹ مربع ہے ۵ فیٹ تک کنکریٹ کٹ چکی ہے اور اب بنیادی عمارت شروع ہے۔ جو کہ قریب اختتام ہے

جو صاحب احمدی احباب دفتر البدر مین نظم ارسال کرتے ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ نظم کے طیار کرنے مین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھین کہ نظم یا نو ۱۸ یا ۲۷ یا ۳۶ اشعار کی ہو تاکہ ایک کالم اخبار مین پوری سما جاوے اور کوئی حصہ اوس کا ایسا باقی نہ رہ جاوے کہ باقی معدودے چند اشعارون کی وجہ سے دوبارہ نہ چھپ سکے اور آئندہ ہمیشہ حضرت اقدس کی تعلیم اور تصنیف کردہ دلائل وفات مسیح یا دعاوی وغیرہ کو منظوم کیا جاوے +

پیاس کا علاج

(۱) پیپل کی چھال کی راکھ بنا کر اُسے پانی مین رکھو اور کچھ عرصہ تہ نشین ہونے دو پھر اوپر سے پانی نتھار کر پیو

(۲) کوری ہانڈی کی ٹھیکریان بنا کر پانی مین بھگو دو اور وہ پانی پیو +

(۳) بہت تھوڑی ملٹھی (اصل السوس) بہت سے پانی مین ڈال رکھو اور وہ پانی پیتے رہو +

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب
السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین +

ایک عبرت انگیز اور خوفناک واقعہ

ناظرین کو واضح ہو کہ طاعون نے سنہ ۱۸۹۷ء کو ہندوستان مین اپنا خوفناک چہرہ دکھایا نہین معلوم کہ یہ دورہ کب تک طول پکڑیگا جس قدر جان ومال کا نقصان ہوا اس کا احاطہ کرنا ہماری طاقت سے بڑھکر ہے لیکن ۲۹ اپریل کے سول ملٹری گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنی واردات طاعون رجسٹرات مین درج ہو چکی ہین ان کی تعداد سنہ ۱۸۹۷ء سے آخر مارچ سنہ ۱۹۰۳ء تک بہ تفصیل ذیل ہے +

سنہ	تعداد
سنہ ۱۸۹۷	۵۶۰۰۰
سنہ ۱۸۹۸	۱۱۸۰۰۰
سنہ ۱۸۹۹	۱۳۵۰۰۰
سنہ ۱۹۰۰	۱۹۳۰۰۰
سنہ ۱۹۰۱	۲۷۴۰۰۰
سنہ ۱۹۰۲	۵۷۷۰۰۰
سنہ ۱۹۰۳	۳۳۱۰۰۰ صرف آخر مارچ تک
کل	۱۶۸۴۰۰۰

گویا سولہ لاہور ہلاک ہو گئے۔ اکثر فوتیان لکھنے مین نہین آئین لوگ اخفاء سے کام لیتے رہے مین بہرحال یہ نہایت خوفناک نظارہ ہے اور آنحضرت صلعم کی وہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جو آپ نے مشکوۃ شریف کے باب الدجال صفحہ ۴۶۸ مین کی تھی اور وہ یہ تھی۔ فیدع عیسیٰ نبی اللہ واصحابہ ...... فیرسل اللہ علیہم النغف (طاعون) یعنی جب مخالفین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت دکھ اور تکلیف دینگے تو حضرت عیسیٰ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اصحاب مخالفین کے لئے بد دعا کرین گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت پر طاعون پڑیگی پس آپکی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہے کاش ہمارے مخالف اس پیشگوئی سے جو صدہا سال سے کتابون مین چھپی رہی ہے۔ فائدہ اٹھاتے اور لکھوکہا انسان طاعون سے ہلاک نہ ہوتے اب بھی وقت ہے کم از کم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی اس حدیث سے فائدہ اٹھاوین اہل ہنود اور دیگر فریق مخالف کو تو خدا کا زبردست ہاتھ خواب خرگوش سے جگا دیگا مگر مسلمانون پر نہایت افسوس اور رنج آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے کیون پہلو تہی کر کے اپنی جانون اور بیگناہ بیوی بچون کا ستیاناس کر رہے ہین اور ان معصومون پر رحم نہیں کہاتے +

پس ہر ایک مومن کو چاہیے کہ اس وقت جبکہ غضب الٰہی کی ...

ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے +

کسر صلیب کا دروازہ کہل گیا ہی

امریکہ اور یورپ سے آئے ہوئے اخبار وں اور رسالون سے پتہ لگتا ہی کہ آج سے جب سال پیشتر ایک راستباز کے منہہ سے نکلی ہوئی ندا جو اس عالم مین گونج رہی تھی اب مجسم ہوکر اپنا جلوہ دکھا رہی ہے وہ ندا کیا تھی اس کا خلاصہ یہ ہی کہ اس زمانہ مین صلیبی فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہی کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ مین نہین پائی جاتی خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ مین اس فتنہ کو پاش پاش کرون اور آنحضرت صلعم اور آپکی پاک تعلیم کی جو ہتک کی گئی ہی اس کی عظمت اور زندہ نظیر پھر دنیا مین قائم ہو مین اکیلا نہین آیا میرے ساتھ ایک ملائکہ کا لشکر بھی ہے اور اس نے ہمارا دانگ عالم مین ہی کر مستعد دلون پر اپنے نفوس طیبہ کا اثر ڈالتا ہی اور دلونمین اور دماغون مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا حقیقی نجات کے پیاسون کی پیاس سرچ الصدق کے آب حیات سے بجہائی جاوے گی +

کتابون رسالون اشتہارون کے ذریعہ سے اس کی منادی دنیا کے ہر گوشہ اور پہلو مین کی گئی یہ دعوی فضول اور بے سروپا ہوتا اگر اس کا مدعی کسی قسم کی کامیابی دیکھے بغیر اس جہان سے گذر جاتا یا اگر اس کی بات پوری نہوتی تو یہ خود ہی اس کی ذلت اور رسوائی کا کچہہ کم موجب ہوتا مگر آج ہم دیکھتے ہین کہ اس کا قائل بفضل خدا راستبازی اور صداقت اور کامیابی اور فلاح کا تاج پہنے ہوئے زندہ موجود ہی اور یورپ اور امریکہ کے دلوں اور دماغون نے اس کے کلام کے صدق پر عملی طور سے مہر لگادی ہی ہندوستان کے نادان اور ضرورت زمانہ سے ناواقف مولوی اور کج طبع کے بڑا سے نام مسلمان اپنی کورے فطرۃ سے اس چمک اور رونق کو نہ دیکھ سکیں تو اور بات ہی ان کے نزدیک تو آج تک حضرۃ مرزا صاحب نے کچہہ ترقی نہین کی مگر جن کو خدا نے تھوڑا سا بھی نور فراست دیا ہی وہ خوب جانتے ہین کہ آج کس نے ایک دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہی آج کس کا ہر جگہ اور ہر مقام پر چرچا ہی آج اسلام کی طرف سے کون بڑا ایک غیرت اسلام کا نقانہ بنا ہوا ہی آج یورپ اور امریکہ کی آنکہہ کس پر لگی ہوئی ہی آج کس نے ہر ایک جگہ ہر فتنہ کو مٹاکر صراط مستقیم پیش کرنیکا بیڑا اٹھایا ہی آج کس نے ڈیڑہ لاکہہ سے زیادہ انسانون مین راستبازی کی روح پہونکدی ہی اور قرآن کا جوا انکی گردنون پر رکھدیا ہی آج کس نے دلونمین ڈالدیا ہی کہ تم ہر ایک امر حتی کہ اپنے من تن دھن اولاد پر خداتعالی کے دین کو مقدم رکھو پس اگر یہ راستبازی کا نشان نہین تو اور کیا ہی +

امریکہ اور یورپ کے آئے ہوئے اخبارات اور خطوط سے ترجمہ جو اس سلسلہ کے اخبارات مین چھپتے ہین ناظرین کو چاہئے کہ انکو غور سے پڑہین کیونکہ یہ سب اوس الہی کلام کی تصدیق کرتے ہین اور اس کے شاہد ہین جو آج سے سالہا سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے نکلی تہی آج کل یورپ سے جو خطوط اور رسائل آتے ہین ان سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تغیر عظیم اس وقت دنیا مین ہی وہ انسان اور عاجز انسان جسے خدا بناکر آسمان پر بٹھایا تھا جس کی حد سے زیادہ عظمت دلونمین تھی آج اسکی توصلوس پر اور اس کی تعلیم پر تمسخر کر رہی ہے صلیبی مذہب کی عظمت دلون سے گر گئی ہی جسطرح قبل ازین مسیح ناصری کی مدح کی جاتی تہی ویسی ہی آجکل ذم ہو رہی ہی حال مین جرمن کے بادشاہ نے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا ہی کہ اس کے اپنے خیالات عیسویت سے کس قدر دور جا پڑے ہین یہ کیا ایک عظیم انقلاب نہین اور آج قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری نہین ہو رہی کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا للہ الواحد القہار ... کچہہ عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ہم صفحہ کا اشتہار دسہزار کے قریب چھپواکر امریکہ یورپ آسٹریلیا افریقہ وغیرہ ہر ایک مقام پر .... شائع کیا تہا۔ اس اشتہار کا یہ اثر ہے کہ اب بلجیم وغیرہ اور دیگر بلاد یورپ امریکہ سے حضرت اقدس امام الزمان کی تعلیم آپکے مزید حالات اور مسیح علیہ السلام کی قبر کے بارہ مین دیگر تواریخی ثبوت طلب کئے جارہے ہین ان واقعات کے پڑہنے سے پتہ لگتا ہی کہ اب کسر صلیب کا دروازہ کہل گیا ہی اور یورپ اور امریکہ کے دماغ اس صداقت کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو رہے ہین جو حقیقی نجات کیواسطے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ذیل مین ہم الہ آباد کے مشہور و معروف اخبار پانیئر مورخہ ۱۹۰۳ء مین ایک آرٹیکل کا ترجمہ دیتے ہین جسمین قیصر جرمن کے مذہب پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار کا ایڈیٹر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ایک عجیب ریمارک اپنی طرف سے کرتا ہی اور وہ یہ ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب اور پائنیر اخبار کا ریمارک

حال مین شہنشاہ ولیم قیصر جرمن نے اپنے عقائد مذہبی کے بارہ مین ایک عجیب اشتہار دیا ہی جس مین اس نے اظہار کیا ہی کہ الہام کی دو قسمین ہین ایک وہ جو معمولی دنیا داروں کو ہوتے ہین جیسے موسی (بادشاہ یہود) شارلیمین گنٹ اور میرے دادا ولیم اعظم کو ہوتے رہے یہ ادنی درجہ کو الہام ہوتے ہین اور دوسرے وہ اعلی درجہ کے الہام ہوتے ہین جو بالکل مذہبی امور کیساتھ خصوصیت رکھتے ہین (اب اس پر اخبار کا ایڈیٹر اپنی رائے دیتا ہی) جہان تک ہم سمجہہ سکتے ہین قیصر جرمن قسم اول کے الہامات سے بڑھکر کسی بات کا مدعی نہین ہی لیکن قیصر کی نسبت بہر حال ہم ہندوستان مین اچھے رہے کیونکہ ہمارے یہان رئیس قادیان ہین جنہون نے ڈاکٹر ڈوئی اور لشپ ویلڈن دونون کو مقابلے پر بلایا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسیکو طاقت ہے تو میرے مسیح موعود ہونیکو غلط ثابت کرکے دکھلائے ہان (قیصر جرمن اور رئیس قادیان) کی اس بات مین مماثلت ضرور ہی کہ دونون طرف لفظ الہام کا پایا جاتا ہے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر دو مین ایک بڑا بہین فرق ہی کیونکہ رئیس قادیان آج تک پوشیدہ نہین رہے انہون نے اپنا **فوٹو** بھی ہمین دیا ہی اور کہا ہے کہ یہ تصویر اس **موعود** کی مبارک شکل کہلاتی ہے جس کے انتظار مین کروڑہا انسان گذر گئے ظاہر ہی کہ رئیس قادیان اس خواہش مین ہی کہ عیسائی اپنا مذہب چہوڑکر ان کے مریدونمین داخل ہوجاوین کیونکہ انہون نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہی کہ عیسوی دین کے بانی کی وفات اوس طرح سے واقع نہین ہوئی جیسے کہ بیان کی جاتی ہی بلکہ وہ کشمیر کی طرف سفر کرکے آیا اور سری نگر مین سکونت اختیار کی جہان کہ وہ عیسی صاحب کے نام سے مشہور رہتا اس امر کے ثبوتمین اس کی قبر کی تصویر دی ہے جو سری نگر کے محلہ خانیار مین واقع ہے اور کسی قدر سرسری طور پر قدیم کتب کا حوالہ بھی دیا ہی اگر ہم ایک لمحے کے لئے اپنے مذہب سے کفر اختیار کرلیوین تو ہم خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہین کہ جرمن مین جو کچہہ کہا گیا ہے اس کی نسبت رئیس قادیان کا دعوی موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور روحانی منہاج نبوت پر واقع ہے اور فوٹوگرافی کا اون کا استعمال کرنا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ انگریزی سائنس دانون کی طرح وہ زمانہ کی روح و روان سے بخوبی واقف ہین +

اسم اعظم

موضع بہاگی ننگل ضلع گورداسپور مین ایک لڑکا طاعون مین مبتلا تہا کہ ایک احمدی ممبر اوسے جاکر کہا کہ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ چنانچہ وہ لڑکا بھی پڑہنے لگا اور اس کے گھر والے بھی پڑھ پڑھ کر اس پر پہونکتے .... اور ہاتھ پہیرنے لگے خدا کی شان ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کی گلٹی بیٹھ گئی اور وہ طاعون سے بالکل تندرست ہوگیا مگر اس کے لئے صحت نیت اور اخلاص شرط ہی الاعمال بالنیات

{خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس سے چاہے کوئی کام لے لے}

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے یا کوئی معمولی اشتہار ہے

کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے

قرآن شریف صرف چھ ماہ میں پڑھایا جاتا ہے

ہم بذریعہ اشتہار قرآن شریف کے عاشقوں اور اپنی اولاد کے سچے خیر خواہوں کو جو اپنی اولاد اور اوقات عزیز کی قدر کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل اور کرم سے ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالے ایک متوسط ذہن کے لڑکے کو جس کی عمر ۵ سال سے کم نہ ہو چھ ماہ میں اس خوبی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہیں کہ عرصہ موعود کے انجام پر اگر امتحاناً بچے سے قرآن شریف سنا جاوے تو وہ صحت اور عمدگی سے سنا دیگا اور یہ امر قرآن شریف ہی تک محدود نہیں بلکہ ہر ایک اعراب دار عربی کتاب کو بآسانی پڑھ سکیگا ۔ پس جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن جیسی رحمت نور ۔ ہدایت اور شفا سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اولاد ہمارے پاس قادیان میں بھیجدیں یہ بھی ذکر کردینا ضروری ہے کہ بچوں کو جناب حضرۃ حکیم الامت مولانا مولوی **نورالدین صاحب** کے قابل قدر مشوروں کے مطابق تربیت دی جاوے گی اور ان کی خوراک ، رہائش وغیرہ میں صاحب موصوف کے مشورے مقدم ہوں گے اور بچوں کو نہایت نرمی محبت اور پیار سے ان کی عمر کے تقاضے کے مطابق نہایت عمدگی سے رکھا جاویگا اور ان کی تعلیم و تربیت نہایت معقول طرز سے کیجاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ **وما توفیقنا الا باللہ**

شرائط ذیل کی رعایت ہر صاحب کو لازمی ہوگی

(۱) داخلہ ایک روپیہ اور فیس ماہوار مبلغ ہر روپیہ ہوگی جو کل رقم ۶ ماہ کی پہلے سے حضرت حکیم الامت کے پاس یا جس صاحب کو وہ معتبر جانیں بطور امانت جمع کرا دینی چاہئے اگر اختتام قرآن پر قدردان اس سے زیادہ قدردانی کریں گے تو بسر و چشم قبول کی جاوے گی ٭

(۲) ہر ایک طالب علم کو چھ ماہ کی حاضری ضروری ہوگی ایام رخصت یا بیماری اس میں شامل نہ ہوں گے ٭

(۳) انتظام سکونت اور خوراک وغیرہ مشتہروں کے ذمہ ہوگا مگر اس کے اخراجات پیشگی مبلغ للعہ ماہوار بطور امانت جمع کرانے ہوں گے جو فیس مقررہ سے علاوہ ہوں گے اور ان کا حساب ہر ماہ کے آخیر پر کر دیا جاویگا اس میں معمولی خوراک ملیگی خاص انتظام والوں سے زیادہ رقم وضع ہوگی ۔

(۴) ہر ماہ کے اختتام پر لڑکوں کی ترقی کی رپورٹ مصدقہ جناب حکیم الامت طالبعلموں کے سرپرستوں کو بھیجی جایا کریگی ۔

(۵) کل طالبعلموں کو اجازت ہوگی کہ وہ تعلیم کے علاوہ اوقات کو اپنے سرپرستوں کے منشاء کے مطابق صرف کریں

(۶) جو صاحب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں وہ پہلے بچے کا نام وغیرہ اور داخلہ کا روپیہ بھیجدیں پھر جب درخواستوں کی کافی تعداد ہوجاویگی تو ان کو اطلاع دیجاوے گی کہ فلاں تاریخ تک بچوں کو قادیان میں پہنچادیں

والسلام

تصدیق حکیم نورالدین صاحب ۔ جہانتک میرا اپنا تجربہ اور علم ہے مجھے یقین ہے کہ دونوں صاحب بہت نیک ہیں انشاء اللہ بچوں کے لئے ان کے ساعی مشکور ہوں گے

المشتہران محمد اسمعیل و ماسٹر عبدالرحمن قادیانی

خواب کی تعبیر کا طریق

تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز میں کس شے کا گمان ہو سکتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے ٭

(۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمی سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے جیسے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے خواب میں اپنے آپکو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا اور اسی خواب میں کوئی شخص آپ کے سامنے ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوہارے) تازہ بتازہ لایا آنحضرت نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ ہم دنیا میں رفعت یعنی سرفرازی اور آخرۃ میں عاقبت کیساتھ رہیں گے اور ہمارا دین طیبہ یعنی پاکیزہ ہوگا ٭

(۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے تو اس کی تعبیر قتال ہوگی ٭

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے جیسے آنحضرۃ صلعم نے دو شخصوں کو جن پر مال کی محبت غالب تھی خواب میں[؎]

نظم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

نتیجہ طبع سیدی نور رضا سید الرحمن

طبعزاد مولانا مولوی نوردین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کنجاہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحمد خالق ارض و سما و لیل و نہار — بحمد خالق کون و مکان شہر و دیار
بحمد خالق ذرات و عالم ارواح — بحمد خالق وقت خزان و فصل بہار
بحمد او کہ فرستاد از پئے اصلاح — جناب فخر رسل برگزیدۂ ابرار
کہ در ازل پئے تسلیم دلفریش کردند — ہمہ گروہ رسل پیش حق ز دل اقرار
خلاف وعدہ نکردند تا آن مدتش — بعہد خویش نمودند برأ مم اظہار
شنودہ کہ بتوصیفا و خدا فرمود — لولاک محمد و محمود و احمد مختار
یگانہ کہ قضا گفت شان او کہ تولی — بہ اذن ایزد سبحان شفیع روز شمار
رساند فردۂ رحمت بہ اہل صدق و یقین — نشاند ضرب تبر اسر اولی الانکار
چو دین حق ز وجودش گرفت اوج کمال — گذاشت خدمت دین برائمہ اظہار
و لے بحکم مقدر رسید زمرۂ در زمان — ز کم توجہی اہل دین صغار و کبار
محل طعن شد اندر قیاس بیگانہ — محل معرکہ شد بالمقابل اغیار
ضرورت است کہ آید بہ بیخ کسر صلیب — کہ بر صفات مسیح است و محرم اسرار
قلم بدست بگیرد بجائے تیغ و سنان — بہ ترک حرب بتیغ قلم کند پیکار
رسید وقت ظہور امام حقانی — بر آسمان و زمین ست جملگی آثار
اگر نشان ز تفجیر بحر مے جوئی — چرا نظر نکنی سوئے کثرت انہار
شنیدۂ کہ ہمین سال در زمین حجاز — ز ریج راہ و سفر خود معطل است عشار
اگر یقین نداری تو بر نشان زمین — بہ بین کسوف و خسوف و ستارۂ ذو دار
بہ بین امام زمان ما کہ در حفاظت دین — گذشتہ است ز حفظ خود و سر و دستار
قلم گرفت و قلم رد کرد راست میگویم — مبارک اند کسانیکہ کردہ اند اقرار
فدا نمودہ ہمہ مال و جان بحب نبی — متاع عرض مصون را بدین کنند نثار
مخالف اند کہ دشنام و طعن میگویند — نظر کنند بسوئش بدیدۂ انکار
بغفو یا کہ خودش کردہ اند صد تکفیر — بخواستند کہ وے را کشند بر سر دار
دلے بحفظ خدا ہست این امام زمان — بغیر عشق ایا دی ز شان یادگار
غرض ازین ہمہ اتمام حجت است کنون — کہ مسیح عذر نیابد ز نشان بزور شمار
چہ نیست طالب دنیا و دو نے عوض خواہد — نہ اختیار نمودہ معیشت این کار
خلاف شان کہ فروشند دین بہ نیم قلیل — بگرد گردن غلات و درہم و دینار
کہ زہد و مشان ہمہ مکر و فریب است — نوائے شان باغانی بشکل موسیقار
نماز نیست کسے را کہ شش نفر الیک — عجالتہ سر سجادہ مے زند منقار
بے نماز جو خواہی بقادیان بردی — کہ ہست مورد ریحا و مظہر انوار
محل حل نکات کلام یزدانی — ملاذ مرجع مردم مہاجر و انصار

ہر آنکہ رفت بہ دار الامان بیاری بخت
شنیدہ کلمۂ توحید از در بہ دیوار

[؎] سونیکو دو کنگن کی صورت میں دیکھا ٭ علی ہذا القیاس ۔

خدا کی پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام	مقام
				میان فوجدار صاحب نمبردار (کوٹلی) سیالکوٹ	۷۳	میان محمد زمان صاحب	خوشحال گڑہ
۱	میان خوشی محمد صاحب	ضلع ... کاکووال	۳۷	میان محمد حسین صاحب ״	۷۴	میان نیاز اللہ صاحب	
۲	میان نور محمد صاحب	״	۳۸	میان مہر دین صاحب ״	۷۵	میان عابد علی صاحب	بدوملی
۳	میان فتح محمد صاحب	״	۳۹	میان فضل دین صاحب	۷۶	میان نور بخش صاحب . پٹواری	گورداسپور
۴	میان علی محمد صاحب	״	۴۰	میان جھنڈا صاحب	۷۷	میان مولا بخش صاحب ״	״
۵	میان شیر محمد صاحب	״	۴۱	میان جان محمد صاحب (ہریانا) ہوشیارپور	۷۸	میان حکم دین صاحب ״	״
۶	میان محمد احسن صاحب	״	۴۲	میان علی حیدر صاحب (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) کوٹلہ	۷۹	میان مولا بخش ״	״
۷	جنت دختر صاحبہ	״	۴۳	میان احمد دین صاحب عارف (پنڈی چیری)	۸۰	میان عطا محمد (چنو) بٹالہ	گورداسپور
۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	״	۴۴	میان فضل عالم صاحب گجرات	۸۱	میان محمد بخش . ننگل	״
۹	میان الہی بخش صاحب	״	۴۵	مسماۃ شہزادی بیگم اہلیہ میان فضل عالم ״	۸۲	میان کرم دین صاحب ״	״
۱۰	میان کاکا صاحب	قادرآباد	۴۶	دختر ״	۸۳	میان جلال الدین محلہ چابک سواران لاہور	
۱۱	میان غلام صاحب	״	۴۷	سعیدہ بیگم ״ ״	۸۴	بابو پیر بخش صاحب -	پیربخش والا
۱۲	میان گلاب صاحب	״	۴۸	میان وزیر محمد پسر ״	۸۵	میان محمدا صاحب ننگل باغبان	
۱۳	میان نور محمد صاحب	״	۴۹	اہلیہ میان وزیر محمد صاحب ״	۸۶	میان عمر دین صاحب ״	
۱۴	میان کریم بخش صاحب	بھینی	۵۰	دختر ״ ״	۸۷	میان شادی صاحب ״	
۱۵	میان عبد الحق صاحب	قادیان	۵۱	اکبر علی صاحب	۸۸	میان محمد حسین صاحب ״	
۱۶	میان کرم الدین صاحب		۵۲	میان الہ بخش صاحب	۸۹	میان گوہر صاحب ״	
۱۷	میان حسن محمد (تلونڈی)	جہونگیان	۵۳	میان محمد عالم صاحب	۹۰	میان پیران دتا صاحب ״	
۱۸	میان دلدار صاحب		۵۴	میان مستری شرف دین صاحب (دہیڑ) شاہ پور	۹۱	میان مقصو صاحب ״	
۱۹	میان عبد اللہ خان صاحب		۵۵	مسماۃ عمر بی بی والدہ ہدایت اللہ جہلم	۹۲	میان محمد بخش نمبردار	
۲۰	میان امیرا صاحب	تلونڈی جھنگلان	۵۶	میان کرم دین حجام (قلعہ لوہاران) سیالکوٹ	۹۳	میان رحمت علی صاحب	
۲۱	میان محمد دین صاحب		۵۷	میان محمد اسحاق صاحب محلہ ٹبہ ״	۹۴	میان رحمان صاحب	
۲۲	میان نظام الدین صاحب (رنگا)	امرتسر	۵۸	میان جان محمد صاحب	۹۵	میان فجا صاحب	نوان پنڈ
۲۳	میان محمد علی صاحب	قادیان	۵۹	میان خان محمد نمبردار گجرات	۹۶	میان عبد الحق صاحب احمد آباد	جہلم
۲۴	میان شاہ دین صاحب		۶۰	میان فضل دین صاحب	۹۷	میان شیر محمد صاحب	
۲۵	میان نور محمد صاحب	تلونڈی	۶۱	میان رحیم صاحب	۹۸	میان مہر دین صاحب	
۲۶	میان عمر الدین صاحب		۶۲	میان عبد الغنی صاحب لاہور	۹۹	میان کریم بخش صاحب	بھینی
۲۷	میان گلاب صاحب	نوان پنڈ	۶۳	میان محمد صاحب سردار بلیہ وال ضلع لودیانہ	۱۰۰	میان مولا بخش صاحب	
۲۸	میان علی بخش صاحب		۶۴	میان شیر دین صاحب	۱۰۱	میان الہ دین صاحب	نوان پنڈ
۲۹	میان مہر دین صاحب		۶۵	میان نور محمد صاحب قلات	۱۰۲	میان جان محمد صاحب	بھینی
۳۰	میان سید وزیر شاہ صاحب		۶۶	میان سلطان محمد حجام جہلم	۱۰۳	میان نبی بخش	״
۳۱	کوٹلی حسن شاہ (رعیہ)	سیالکوٹ	۶۷	میان نبی بخش صاحب بٹالہ انارکلی	۱۰۴	میان شیخ نیاز اللہ صاحب	
۳۲	میان گھنو صاحب			شن ہوس		شاہ جہان پور	
۳۳	میان چودہری محمد بخش صاحب		۶۹	میان محمد حسین طالب علم قلعہ دیدار سنگھ	۱۰۶	میان تفضل حسین خواہر زادہ مولوی	
	ظفروال سیالکوٹ		۷۰	میان تاج الدین صاحب سیالکوٹ	۱۰۷	غلام امام صاحب ریاست منی پور	
۳۴	میان کریم بخش صاحب (بازار راجا)	سیالکوٹ	۷۱	میان عمر الدین صاحب	۱۰۸	میان مولا بخش صاحب	شاہجہانپور
۳۵	میان جلال الدین صاحب ״	״	۷۲	میان خیر الدین صاحب (خوشحال گڑہ)	۱۰۹	میان سید سعید الدین صاحب	

(نوٹ: ضروری دفعات ... کیون نہین اگر ایک شخص واقعی مین بیمار ہو تو ضرور اس کا نام ... کیون نہی)

گناہ صغیرہ وکبیرہ

اس کو سمجھنے کے لئے ایک عجیب نکتہ حضرت مخدومنا حکیم نور الدین صاحب نے درس قرآن مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

کہ ہر ایک گناہ کے دو حصہ ہوتے ہین ایک حصہ ان گناہون کا ہوتا ہے جو کسی خاص گناہ کے ارتکاب کے واسطے ابتدائی یا درمیانی راستہ مین آکر واقع ہوتے ہین اور گنہ گار کو ان کا اس آخری غرض کیلئے مرتکب ہونا پڑتا ہے ان گناہون کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہے اور جب وہ ان کو کرتا ہوا اس کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے جو اسکا اصل مقصود ہوتا ہے تو اُسے کبیرہ کہتے ہین

مثال - جیسے انسان اول بدنظری کرتا ہے اور ایک عورت پر نظر ڈالتا ہے اب اس سے شروع ہوتا ہے تو پھر آگے مین اسکو اور گناہ کرنے پڑتے ہین نظر کے بعد زبان کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ کہان رہتی ہے اور کون ہے کیسے اسکے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہے اور اس ذریعہ سے ایک دوسرے شخص کو بھی گناہ مین مبتلا کرتا ہے پھر دوسرا شخص پتہ دیتا ہے وہ سنتا ہے اور کانون کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے حتی کہ پھر مال ہاتھون سے خرچ کرتا ہے اور ہاتھون کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسیطرح سے آلودہ ہوتا ہوا حتی کہ آخری حد یعنی زنا کاری کا مرتکب ہوتا ہے خاص زنا کو کبیرہ گناہ کہینگے اور اس کے متعلق جس قدر اس نے گناہ پہلے کئے وہ تمام صغیرہ ہونگے یہی حال چوری اور دیگر گناہون کا ہے کہ اول اس کے صغائر کا انسان مرتکب ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین بابو محمد افضل ایڈیٹر و پرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا